

خطبات

خواجہ شمس الدین عظیمی

Acad vol 97

Track 1

Time 28:28

مراقبہ میں دیکھی ہوئی چیز کا کیسہ پتا چلا گا؟

یہ افتخار عظیمی صاحب کا سوال ہے کہ مراقبہ کی حالت میں ہم بہت کچھ دیکھتے ہیں ہمیں کیسہ پتا چلا گا جو کچھ ہم دیکھ رہے ہیں صحیح دیکھ رہے ہیں یا غلط دیکھ رہے ہیں برا ہے مگر بانی جواب سے نواز کیجئے؟

سوال یہ ہے کہ مراقبہ کی حالت میں بہت ساری چیزیں نظر آتی ہیں آپ حضرات کی معلومات میں یہ بھی دیکھا جائے کہ روحانی ڈائجسٹ کی میں ایک ماورائی دنیا کا عنوان پیش ہوتا ہے اور اس کو کئی سال پہلے میں اس معاورائی دنیا سے جو قانون چھپتا ہے روحانی ڈائجسٹ میں اس میں بھی ہم جو مراقبہ میں دیکھی ہوئی کیفیات ہیں وہ چھاپتے ہیں اور مراقبہ جیسے کہ ہر حال مراقبہ کا ذکر بھی آیا ہے اب تو ہماری پہچان بھی مراقبہ کے نام سے ہو نہ لگی ہے ایک دوست نے یہ بتایا کہ شادی میں ہم شریک ہوئے دو تین بندے تھے وہ وہاں جتنے بھی لوگ تھے سب نے شور مچایا بھئی مراقبہ والا آگئے بھئی مراقبہ والا آگیا یہ اللہ کا کرم ہے کہ اب سے تقریباً بیس سال پہلے میں نے یہ مراقبہ کا تعارف کر وایا پاکستان میں اللہ کی مخلوق سے اس وقت کافی مخالفت بھی ہوئی لوگوں نے بہت برا بھلا بھی کہا ادھمکی بھی دی گئی اور ساری کوشش بھی کی گئی کہ یہ کالم ختم ہو جائے تو اللہ کے فضل و کرم سے یہ ہوا کہ اب صورت حال یہ ہے کہ پاکستان سے بڑی آبادی جو ہے واقف ہو گئی ہے اور لوگوں کی سمجھ میں یہ بات آگئی ہے زمین پر رہنا ہے صرف مادی وسائل تک ہی زندگی نہیں ہے ایک اور زندگی ہے ایک اور عالم ہے مراقبہ کی تعریف میں ہم نے کئی بار عرض کیا کہ مراقبہ دراصل اندرونی آنکھ کا دیکھنا کا عمل ہے جس اور ہم یہ جانتے ہیں دو ظاہری آنکھوں سے دیکھنا کا عمل جو ہے محدود ہے لیکن ایک حد تک ہم دیکھ سکتے ہیں لیکن اگر ہم اپنی اندرونی آنکھ کو تلاش کر لیں یعنی اپنی روح کی آنکھ کو دیکھ لیں یا روح کی آنکھ کو تلاش کر لیں تو ہمارے لئے غیب کی دنیا میں دیکھنا ممکن ہے اور تاریخ میں ایسے لوگ موجود ہیں بہت شمار واقعات شامل ہیں جس میں لوگوں نے دور داز کی چیزیں دیکھی ہیں مثلاً حضرت عمر کا واقعہ خاص طور سے بیان کیا جاتا ہے کہ مدینہ منورہ پر خطبہ فرما رہے تھے وہاں سے انہوں نے خطبہ کے دوران میں فرمایا یا فارید الجبرائیل جو کمنڈر تھے فوجوں کے ان کو کہا بھئی تم ذرا ہوشیار ہو کر لڑا



ئی لڑو اور ہار کی طرف متوجہ ہو جا ئواسکے پیچھے گڑ بڑ تو یہ تا ریخ  
 شاہد ہے اس بات کی کہ ہزاروں میل دور حضرت عمر کی آواز سنی حضرت  
 ساریہ جو ہیں وہ پہاڑی کی طرف متوجہ ہوئے اور وہاں دیکھا کہ کچھ بند  
 پہاڑی کی طرف چڑ کر مسلمانوں کے اوپر تشکول مارنے والا تھا اور حضرت  
 عمر کی آواز دینے سے لشکر میں صفائی تھی اور مختلف تیہار تھے تو انہوں نے  
 جب آواز سنی تو حملہ رک گیا اور وہ بڑ نقصان سے بچ گئے اب یہ دیکھنا ہر حال  
 غیب کی دنیا میں ہی دیکھنا ہے حضرت عمر مدینہ میں ہزاروں سال میلوں  
 پہنچیں ہیں پہلی بات تو یہ کہ حضرت عمر نے دیکھا لیکن محاذ کا پورا نقشہ  
 حضرت عمر کے سامنے تھا دوسری بات یہ کہ حضرت عمر نے دیکھ کر جو کچھ  
 فرمایا وہ سپہ سالار نے بھی سنا اور فوجیوں نے بھی سنا اس سے یہ ثابت ہوا  
 کہ آدمی دور داز کی چیزوں کو دیکھ بھی سکتا ہے اور دور دراز جو لوگ ہیں وہ  
 آواز بھی س سکتے ہیں دور داز لوگوں کی تو اسی طرح بہت ساری چیزیں مثلاً  
 آپ نے پڑھا ہو گا کہ قبر کے اندر جو لیٹے ہوئے ہو تے ہیں کچھ لوگ اچھے بھی  
 ہو تے ہیں کچھ لوگ پریشان ہو تے ہیں تو وہاں بھی اولیاء اللہ کے واقعات  
 ایسے ہیں جو انہوں نے جناب کے یہ بند پریشان ہے قبر میں اس کی بھی  
 اصلاح کے لئے ثواب کرو کچھ کھا نا پکا کر دو کچھ نہیں تو درخت ہی لگا دو وہ  
 درخت کی تصدیق کر نے سے اس کا تو آپ تلاش کریں بے شمار واقعات ایسے ہو  
 تے ہیں کہ جو ہماری عام دیکھنے جو حس ہے اس سے ہٹ کر ہم دیکھتے ہیں  
 دوسری جو ہماری پاس ہر وقت ایک صلاحیت ہے جس کو کوئی بھی آدمی نظر  
 انداز نہیں کر سکتا اور اس صلاحیت سے ہر آدمی فائدہ بھی اٹھتا ہے اس کا  
 تجربہ بھی کر تا ہے وہ خواب ہے خواب کے عالم میں آپ دیکھتے گا آدمی سو رہا  
 ہے بالکل بے خبر اسے کچھ پتا نہیں میرے آس پاس کیا ہو رہا ہے لیکن وہ  
 خواب کے اندر بھی دیکھتا ہے میں آسمانوں میں اڑ رہا ہوں، میں ہوا میں اڑ رہا  
 ہوں، میں پانی میں اڑ رہا ہوں، کسی پیغمبر علیہم الصلوٰۃ والسلام کی ولادت  
 ہو رہی ہے ان سے باتیں ہو رہی ہیں کبھی وہ دیکھتا ہے میں صاحب خانہ کعبہ  
 میں ہوں تواف کر رہا ہوں کبھی کہتا میں سیدنا حضور علیہم الصلوٰۃ والسلام  
 کے دربار میں ہوں سلام پڑھ رہا ہوں کبھی کچھ دیکھتا ہے کبھی کچھ دیکھتا ہے  
 اور وہ خواب دیکھنے کے بعد بہت بار اسی طرح ہو تا ہے جس طرح وہ خواب  
 دیکھتا ہے بہت ساری صورتوں میں آپ کو تجربہ ہوا ہو گا کہ آپ کسی نے  
 شہر میں گئے کسی نے قبرستان میں گئے اور آپ کہتے ہیں کتنی عجیب بات ہے  
 یہ دیکھا ہوا ہے تو اس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ وہ خواب میں دیکھا ہوا ہو تا ہے  
 بھول جا تے ہیں تو اب دیکھنے کی جو صلاحیت ہے وہ ثابت ہے اس بات سے خوا  
 ب میں بھی دنیا سے باہر دیکھتے ہیں اور اگر ہمیں اللہ تعالیٰ ہمت دے تو فیک  
 دے یا کوئی پریکٹس کر لیتو بارے بھی تو آدمی دیکھ سکتا ہے تو مراقبہ کا مطلب  
 یہ ہے کہ آدمی اس بات کی کوشش اور مشق کرے کہ وہ جو دنیا میں پابند  
 حواس میں زندگی گزار رہا ہے ایک محدود مطلب ہے کہ آپ یہاں سے اگر



دیکھیں تو کتنا دیکھ لیں گے زیادہ سے زیادہ چار سو گز دیکھ لیں گے پانچ سو گز دیکھ لیں گے پانچ سو گز کے بعد کوئی چیز نظر نہیں آئے گی لیکن اگر آپ پریکٹس کریں جیسے یہ کمپوٹر اڑانے والا لوگ ہوتے ہیں انکی نظر بہت تیز ہوتی ہے اور پریکٹس ہو جاتی ہے میلوں میل دیکھو فلاح کمپوٹر فلاح نسل کا ان کو پریکٹس ہو جاتی ہے جیسے آپ ڈیڑھ اور لوگ ہیں جو گاڑیاں چلاتے ہیں ان کے جب بھی چشمہ لگے گا قریب کی چشمہ لگے گا دور کا نہیں لگے گا دور کی نظر کا چشمہ ہی نہیں لگتا ایسی صورت ہے جب ہم دیکھتے ہیں جو لکھنے پڑھنے والا لوگ ہوتے ہیں مثلاً درزی ہوتے ہیں کتا بت کر نہ والا لوگ ہوتے ہیں یا کوئی خیرات کا کام کر نہ والا ہوتے ہیں بچن کی نظر جو قریب زیادہ استعمال ہوتی ہے ان کے جب بھی چشمہ لگے گا دور کا لگے گا بات یہ ہے آپ اس نظر کو جس طرح استعمال کرتے ہیں نظر اسی طرح سیٹ ہو جاتی ہے اگر آدمی دیور ہے تو دور تک دیکھے گا اور کمپوٹر باز ہے تو اس سے بھی دور تک دیکھے گا پتنگ اڑانے والا اس سے بھی دور دیکھے گا بات یہ ہے کہ اس دور دیکھنے کی پریکٹس ہے اس پتہ نہیں ہے میں پریکٹس کر رہا ہوں لیکن جب آپ پتنگ اڑائینگے آسمان میں آپ کی نظر آسمان میں پیر گئی آپ کی دور کی جو نظر ہے وہ زیادہ طاقتور ہے اسی طرح قریب لوگ کام کرتے ہیں تو ان کی قریب کی زیادہ طاقتور ہے تو یہ پریکٹس ہے جب ہم اس مادی آنکھ کو پریکٹس کے زیادہ سے زیادہ دور لیجا دیتے ہیں اور کم از کم قریب کر دیتے ہیں اور اگر ہم روحانی آنکھ سے واقف ہو جائیں تو روحانیت کی بات ہو گئی ہم ٹائم سے اسپیس سے تعین سے نکل تعین سے آزاد ہو جائیں گے بھئی آپ کو یہی کرنا ہے تو مراقبہ دراصل نام ہے اس بات کا کہ ہمارے اندر جو غیب کی دنیا میں دیکھنے والی نظر کام کر رہی ہے اسے اس نظر کو بنانا یا اسے آنکھ کو بنانا یعنی اس آنکھ کے بنانے کے عمل میں ہم نہ جدوجہد اور عوامل کردیں اس کا نام مراقبہ ہے بھائی نہ سوال یہ کیا ہے مراقبہ میں ہم دیکھتے تو ہیں لیکن یہ کیسے پتا چلائے گا یہ جو کچھ ہم دیکھ رہے ہیں وہ صحیح دیکھ رہے ہیں جو کچھ دیکھ رہے ہیں وہ غلط دیکھ رہے ہیں تو اس کا بھی ایک اصول ہے اس کا اصول یہ ہے کہ آپ بہت ساری چیزیں دیکھتے ہیں اس طرف متوجہ نہیں ہوتے تو آپ بھی نہیں دیکھتے مثلاً یہاں آپ سر جانی ٹائون تشریف لائے کوئی آدمی ناظم آباد سے آیا ہو گا کوئی ملیر سے آیا ہو گا بھئی بات یہ ہے کہ تم ناظم آباد سے نکل کر سر جانی ٹائون آئے راستہ میں تم نے کیا کیا چیزیں پڑی راستہ میں تمہیں کیا کیا چیزیں پڑی کوئی پڑی کوئی الہا بھلا کر کوئی آپ سے یہ پوچھے بھئی بتاؤ کھمبہ کتنے ہیں پلازہ کتنے آپ نے دیکھے تو دیکھا تو آپ نے سب کچھ ہے لیکن آپ کچھ بھی نہیں بتاتے دیکھئے اگر ایک بندہ ناظم آباد سے یہ سوچ کر چلائے کہ مجھے راستہ میں ہر چیز کو دیکھنا ہے یا د رکھنا ہے تو وہ آدمی سو آدمی سے جتنا اس کو یاد ہو گا وہ بتائے گا بھئی اتنے پلازہ ہیں ادھر اتنے راستہ میں فلاح فلاح رخ کی میں نے گاڑیاں دیکھی اتنی چورائیں ہیں ان چورائوں



پر کسی میں گھاس لگی ہوئی ہے کسی میں گھا س نہیں لگی ہوئی مقصد یہ ہے کہ آپ کسی چیز کی طرف متوجہ ہو جائیں اور اسے یاد رکھنے کی کوشش کریں۔ چیز آپ کو یاد رہتی ہے لیکن اگر آپ متوجہ نہیں ہوں تو آپ اس راستہ سے بیس دفعہ گزریں آپ کو یاد نہیں ہوگی بہت سارے لوگ ایسے ہوتے ہیں محلہ میں رہتے ہیں پانچ گھر کے اڑوس پڑوس کا پتا نہیں ہوتا اسی محلہ میں کوئی آدمی ہو گا اس سے پوچھیں کہ ساری گھر بتا دے گا ساری دنیا بتا دے گا بات یہ ہے کہ اس آدمی کی دلچسپی نہیں ہے کون کسے ہوتا ہے وہ اپنے حال میں مگن ہے یعنی وہ متوجہ نہیں ہوتا دوسرا آدمی متوجہ ہوتا ہے اب وہ قانون یہ بنا کہ وہ غیب کی دنیا کا عمل ہوا آج کی دنیا کا عمل ہو یا اس مادی دنیا کا عمل ہو اگر آپ اس کی طرف متوجہ ہیں اگر آپ دھیان دے رہے ہیں اگر آپ یاد رکھنا چاہتے ہیں تو آپ کو بہت کچھ یاد ہو گا اگر آپ اس طرف متوجہ نہیں ہیں تو آپ کو کچھ بھی یاد نہیں تو اب یہ ہے کہ مراقبہ میں دیکھی ہوئی چیز پہلے تو یہ اس کی حقیقت کیا ہے اور وہ یاد رہتی ہے نہیں رہتی اگر مراقبہ میاگر آپ کو اتنی پریکٹس ہو جائے جو چیز بھی آپ دیکھیں اس کی گہرا ئی میں آپ غور و فکر کریں اور اس اور وہ دیکھا ہوا سا را کا سا را حقیقت پر ممنوع ہوتا ہے لیکن اگر آپ قصری طور پر دیکھیں آپ کو یہ یاد تو ہو گا میں نے اتنے پلا ز دیکھیں ہیں لیکن اس کے پیچھے کوئی حد میں بات نہیں کہہ جا سکتی نہیں یہ ایسا ہے مثلاً ایک آدمی کا رمیں بیٹھ کر سیر کرتا ہے کراچی کی ایک آدمی ہوائی جہاز میں بیٹھ کر سیر کرتا ہے تو اس کو ہوائی جہاز میں بلڈنگ بھی نظر آئیں گی، روشنی بھی نظر آئیں گی، کاریں بھی نظر آئیں گی لیکن اگر ایئر پورٹ پر اس سے پوچھا جائے تم نے کیا دیکھا تو وہ کہے گا میں نے کچھ نہیں دیکھا روشنیاں دیکھی ہیں حالانکہ سب روشنیاں تو نہیں ہیں لیکن ایک آدمی جو کار میں بیٹھ کر سیر کی جس نے وہ بتا دے گا میں صدر گیا میں فلاح جگہ گیا فلاح تو یہ مراقبہ میں دیکھی ہوئی صورت ہو کوئی عمل ہو مراقبہ میں دیکھی ہوئی کوئی بات ہو یا دنیاوی اعتبار سے دیکھی ہوئی کوئی بات ہو کوئی عمل ہو اگر ہمارا ذہن اس کی طرف متوجہ ہے تو ہمارے یاد رکھتے ہیں اور اس طرف متوجہ نہیں ہیں تو ہم اسے ہرگز یاد نہیں رکھتے اب سوال جو ہم مراقبہ میں دیکھ رہے ہیں یہ ہمارے تصوراتی ہونگے جہاں تک تصورات کا تعلق ہے ساری دنیا کی بھئی تصورات پر قائم ہے میں نے ایک صاحب سے سوال کیا تھا ہاں صاحب یہ تصوراتی دنیا نہیں ہے یہ تو حقیقت دنیا ہے میں نے کہا بھئی تم یہ بتاؤ جب تم پیدا ہوئے تمہیں یاد ہے نہیں صاحب مجھے تو نہیں یاد بھئی جب تم پیدا ہوئے تمہارا نام کس نے رکھا امان نے رکھا ہو گا ابا نے رکھا ہو گا دادا نے رکھا ہو گا مثلاً ایک آدمی کا نام رکھا کہ اس کا نام ہے محمود اب کیا جب وہ بندہ ساٹھ سال کا ہو گیا وہ محمود ہے کیا اس کی ہر چیز بدل گئی سب بدل گیا قمر بدل گئی سینہ بدل گیا آنکھ بدل گئی ناک بدل گئی اور اس طرح بدل گئی اگر اس کے ماں باپ کو دیکھا جائے وہ نہیں پہچان سکتے لیکن اس کے باوجود وہ



محمود ہے تو مقصد یہ ہوا کیا صنعت ہے اس بات کی جو آپنا نام رکھ دیا وہی نام سے اسے پکارا جائے لیکن ایک مجبوری ہے اس بات کی کہ محمود نام رکھے بغیر ہم کسی کی کوئی تعین نہیں کر سکتے اسی صورت سے ہم یہاں رہتے ہیں ساٹھ سالہ ہیں ستر سال رہتے ہیں پچاسا سال رہتے ہیں لیکن جب مر رہے ہیں تو یہ ساری چیزیں بے کار ہو جاتی ہیں مکان بنا لو، گاڑی خرید لو، جب آدمی مرے تو ہر چیز جو ہے اس کی کوئی حیثیت ہی نہیں ہوتی تو یہ ساری دنیا جو ہے اصل میں اس نے یہ تصورات کے علاوہ کچھ ہی نہیں ایک فلم ہے جس طرح ایک فلم دیکھتے ہیں فلم دیکھتے دہن کے تہا ہے ہم فلم دیکھ رہے ہیں ہم فلم دیکھ کر کبھی ہنسنا لگتے ہیں کبھی رو نہ کبھی کوہ دہشت ناک فلم ہو تو ڈر بھی جاتے ہیں کتنی عجیب بات ہے میں پتا ہے فلم دیکھ رہے ہیں پھر بھی ڈر رہے ہیں یا ہنس رہے ہیں یا بول رہے ہیں یا اس کے ہانی پر تبصرہ کر رہے ہیں تو اس کو آپ تصورات کے علاوہ کوئی اور بات کہہ سکتے ہیں یہ ساری زندگی جو ہے روحانی نقطہ نظر سے فکشن ہے ایک تصوراتی دنیا ہے اور یہی تصوراتی دنیا کاجو عمل ہے اسی کو بتانے کے لئے ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبر تشریف لائے اور انہوں نے فرمایا یہ جو دنیا کی زندگی ہے عارضی زندگی ہے فکشن زندگی ہے یہاں کچھ بھی کر لو اس کی کوئی حیثیت نہیں ہے اس کو چھوڑنا ہی ہو گا اس کو ختم ہی کرنا ہو گا اصل دنیا ایک اور ہے اس تصوراتی دنیا کے پیچھے ایک اور اصل دنیا ہے جہاں آپ کو ہا لکل اسی طرح رہنا ہے جہاں آپ یہاں رہتے ہیں جس طرح آپ یہاں پریشان ہیں پریشان مر گئے تو وہاں بھی پریشانی دنیا ہے اگر آپ کے یہاں اس زندگی کو خوشنما بنا لیا اور اس زندگی کو پر نما بنا دیا تو مر نہ کے بعد جو اصلی دنیا ہے وہاں بھی آپ کو سکون ملے گا وہاں بھی آپ سکون رہے گا خوش رہے کے زندہ رہے گے تو مراقبہ جو ہے مراقبہ ایک ایسی مشق ہے مراقبہ ایک ایسا عمل ہے جس مشق اور جس عمل کے ذریعہ انسان اس دنیا میں رہتے ہوئے دو سری دنیا سے واقف بھی ہو جاتا ہے اور دوسری دنیا کی زندگی کو سمجھ لیتا ہے اور اس کو یہ پتا چل جاتا ہے اس دنیا میں خوش رہنے والے بندے یہاں سے چلے جاتے ہیں اور اس دنیا میں نا خوش رہنے والے بندوں کا وہاں کیا حال ہوتا ہے یہ دنیا حقیقی ہے نہیں یہ دنیا فکشن ہے ساری کی ساری دنیا فکشن ہے ایک پر دہ پڑا ہوا ہے اس کو یوں سمجھ لیں بار بار ایک ہی بات دوہرائی جاتی ہے اصلی اگر یہ زندگی ہے تو یہاں کوئی آدمی مرنا نہیں چاہتا کوئی آدمی یہاں کاروبار میں نقصان نہیں اٹھانا چاہتا اس کا کاروبار کیوں خراب ہو کوئی آدمی مفلس خناس اور بھوکا نہیں ہونا چاہتا کیوں اس کے اوپر خناس طاری ہو جاتا ہے کوئی آدمی ایسا نہیں جو یہ کہے جی میں بڑا خوش ہوں میں بڑا بیمار ہوں گا بیمار ہو کر بیماری سے بچنے کی بھی کوشش کرتا ہے علاج بھی کرتا ہے احتیاط بھی کرتا ہے اس کے ہا وجود و بیمار ہو جاتا ہے الگ بات ہے اگر آپ بیماریوں سے بچنے



کی کوشش کریں آپ بیمار کم ہونگے لیکن بچ نہیں سکتے بیمار ضرور ہو گا آدمی  
یہ یورپ میں میں جا تا ہوں وہاں رہتا ہوں مجھے وہاں لوگ ہسپتالوں میں بلا  
تے ہیں کتنا رش ہے وہاں مریضوں پر یہ ہسپتال کے یہ جو میٹنگ روم ہے وہاں یا  
وہ کیا کہتے ہیں روم ہے وہاں بھی چار پائیاں بچھی ہوئی ہیں تین تین  
مہینے، چار چار مہینے، پانچ پانچ مہینے، چھ چھ مہینے مریض تڑپتے رہتے ہیں ان  
کو دیکھنے کے لئے ڈاکٹر نہیں آتے یہ ان ملکوں کا حال بتا رہا ہوں جہاں وہ پانی  
کا بھی اچھا انتظام کرتے ہیں کھا نہ پینے کا بھی اچھا انتظام کرتے ہیں مقصد یہ  
ہے کہ بیماری جو ہے بیماری لازماً آپ کے پیچھے پڑی رہتی ہے لیکن آدمی بیمار  
نہیں ہو تا کیوں کہ بیمار ہو تا ہے پھر یہ ہے کہ بہت ساری چیزیں ایسی  
مثلاً آدمی کو فالش پڑ گیا اب اس کے ہاتھ پیر سب بیکار ہو گئے ہاتھ موجود ہے  
لیکن پکڑ نہیں سکتے ٹانگ موجود ہے لیکن چل نہیں سکتے اگر یہ علم آدمی  
جسم سب سے کچھ ہے تو فالش پڑھنے سے ہاتھ کیوں بیمار ہو گیا فالش پڑنے  
ٹانگ کیوں بیکار ہو گئی اس کا مطلب ہے کہ بیماریاں بھی آپ کو ایسے متاثر  
کر سکتی ہیں اب ایسے تو مر نہ کی صورت ہے آدمی مر گیا تو وہ کچھ نہیں کر  
سکتا تو اب یہ آپ زندگی پر جتنا بھی غور و فکر کریں گے تو اس زندگی میں آپ  
کو ایک چیز نظر آئے گی یہاں کی زندگی کا رملحمہ ہر آن فنا ہو گیا ایک لمحہ  
مرتا ہے تو دوسرا لمحہ پیدا ہو جا تا ہے اصل دیکھئے نہ آپ پیدا ہوئے ہیں پیدا  
ہو ا سب پیدا ہوئے اب میں آج جوان کی صورت بن بیٹھے ہیں ہمارا جو جس  
طرح مقام تھا بھئی کوئی آدمی آپ سے سوال کرے تم جوان ہو گئے ہو بچپن سے  
نکل کر آئے ہو بچپنا کہاں گیا آپ کیا کہے گے بتائیں بھئی کیا کہے گے؟ فنا ہو گیا  
مر گیا اب ایک بوڑھا آدمی سے پوچھیں صاحب آپ کی جوانی کدھر گئی میرے  
پاس اس کے علاوہ کیا جواب ہو گا وہ مر گئی بھئی جب آدمی مر جا تا ہے تو  
کہتے ہیں یہ بند کدھر گیا کہتے ہیں اس کا بوڑھا پا مر گیا تو اس زندگی کا  
لمحہ مر رہا ہے اور ہر دوسرا لمحہ زندہ ہو رہا ہے تو جب موت اور پیدا نش  
کایہ عالم ہے کہ ہر لمحہ کے اوپر موت وارد ہو رہی ہے دوسرے عالم کے اندر  
حقیقی دوری ہے اور یہ عالم کیسے مستقیم ہو رہا ہے تو یہ مراقبہ جو ہم کر  
تے ہیں مراقبہ سے ہمیں یہ پتا چل جا تا ہے اور مراقبہ اور مشاہدہ میں یہ بات  
آجاتی ہے کہ یہ عالم جو ہے ایک عارضی عالم ہے اور اس کی ساری کی  
ساری زندگی لیکن ساتھ ساتھ ہم یہ بھی دیکھ رہے ہیں جیسے جیسے ہم فنا  
ہو رہے ہیں ہم دو سرے عالم کی طرف سفر کر رہے ہیں یہ قرآن کہتا ہے یہ  
آسمانی کتابیں کہتی ہیں سیدنا علیہم الصلوٰۃ والسلام سے وہ جو عالم ہے اس  
پر خدایت ہے اب صورت حال یہ ہے کہ ہم فنا ہو نہ والے عالم کو تو تسلیم کر  
رہے ہیں اور اس کو ہم نے اپنی زندگی کا مقصد بنا لیا ہے اور وہ عالم جہاں فنا  
نیت نہیں ہے اور جہاں ہمیں ہر حال جا نا ہے ہم چاہتے ہیں مر میں موت  
ہمیں نہیں چھوڑے کتنے سال جنے گا انسان مرنا تو ہے اب آدم سے لیکر اب تک  
کروڑوں سال ہو گئے اس دنیا کو بند ہوئے جب کروڑوں سال میں سنکھوں



سنگھوں آدمی نہ پیمر گئے تو یہ مراقبہ جو ہم میں تصوراتی اور فکشن دنیا سے نکال کر حقیقی دنیا میں لے آتا ہے ایسی حقیقی دنیا میں جہاں موت وارد ہو تی ہے جہاں پریشانیاں نہیں ہوتی جہاں بیماریاں نہیں ہوتی جہاں ناخوش نہیں ہوتا آدمی لیکن یہ اس وقت تک ہے جب آدمی غیر مستقل اور عارضی دنیا میں مستقل جینا سیکھ لے یعنی مستقل دنیا کو وہ دیکھ لے جب تک کوئی آدمی اس دنیا میں رہتا ہے وہ مستقل عالم کو نہیں دیکھ لیتا وہ مرتا ہے نہیں اور مرتا ہے تو فکشن ہے نہیں اور وہاں اٹھتا ہے تو فکشن نہیں ہے جتنی بھی آپ دیکھیں گے تعلیمات ہیمنڈ ہی ہیپیک تو یہ مذہب کو یہ مسئلہ میں شامل کر تے ہیں فرقوں کا ہے پتا نہیں کتنے فرقے ہیں لیکن اگر آپ اور جنل طریقہ پر پیغمبروں کی تعلیمات پڑیں ان پر غور کریں تو ہر پیغمبر نے ایک ہی بات اس دنیا میں ہمیں بھیجا گیا ہے ایک امتحان گا ہے مستقل یہاں نہیں رہنا بلکہ بالآخر ہمیں اس دنیا کو چھوڑنا ہے تم مرضی سے چھوڑوں یا خوشی سے چھوڑنا ہر حال ہے تو پیدا ہو نہ کہ بعد چودہ پندرہ سال تک تمہارے اوپر کوئی معارف نہیں ہے یعنی آدھی زندگی میں تمہارے اوپر معارف نہیں ہے یعنی تیرا چودہ سال کی عمر آگئی باقی سونے کا وقت آگیا مثلاً کسی آدمی کی ساٹھ سال زندگی ہے ساٹھ سال میں وہ مرتا ہے تو تیس سال کی زندگی جیسے کوئی معارف ہے ہاں تیرا سال تو وہ نکل گئے باقی بھئی وہ سو یا بھی تو ہے باقی سونے کا زمانہ میں نہ حساب لگا یا تھا تو وہ زیادہ تھا اب یہ تیس سال کی زندگی ہے اس تیس سال میں آپ جو بھی کچھ کرتے ہیں وہی آپ کی زندگی کا حاصل ہے پاور وہی آپ کی زندگی کا اصل ہے اگر تیس سال کی زندگی میں اگر آپ کو پیغمبروں کی تعلیمات نکال دی تیس سال کی زندگی میں آپ کا اللہ کہ اوپر یقین کامل رہا تیس سال کی زندگی میں آپ کسی فرقہ میں شامل ہو گئے کوئی فرقہ بازی نہ ہو آپ نہ خالص اللہ کہ رہے اللہ کہ رسول بن کر رہے اس کو آپ نہ اچھا سمجھا اپنے آپ کو سب سے برا سمجھا اللہ سے اور اللہ کہ رسول اللہ سے محبت کی اور اللہ کہ رسول کہ لئے اللہ کی مخلوق سے محبت کی آپ کی زندگی سورج جلتی ہے اور یہاں کہ بعد کی جو حقیقی زندگی ہے آرام و سکون ملتا رہے گا اور جب آپ آرام و سکون کی زندگی میں ایک دفعہ داخل ہو گئے تو بس پھر ابد تک آپ رہیں گے اور رہیں گے اور اگر اپنے اللہ اور رسول کے احکامات کی تعمیل نہیں کی آپس میں تفرکوں میں پڑ گئے لوگوں کو برا بھلا کہے لوگوں کی دل آزاری کا سبب بنے لوگوں کے حقوق کا اطراف کیا لوگوں کو برا بھلا کہے تو یہاں پر بھی پرہیز سکون زندگی ہے اور وہ یہاں ہے سکون ہوتا ہے تو وہاں بھی ہے سکون ہوتا ہے تو مراقبہ سے انسان کے اندر اللہ کی مخلوق کے لئے محبت پیدا ہو جاتی ہے انسان کے اندر وہ آنکھ کھل جاتی ہے جو اس دنیا میں کام کرتی ہے اور انسان اس مفروضہ اور فکشن میں دنیا سے اور اصلی دنیا سے واقف ہو جاتا ہے اختتام



خطبات

خواجہ شمس الدین عظیمی

Acad vol 97

Track 2

Time 27:40

۲ مسلمانوں کی حالت زار کس طرح درست ہو سکتی ہے ؟

ایک صاحب نے نام تو لکھا ہے میں سوال کیا کہ اس دنیا میں مسلمانوں پر جو ظلم و ستم ہو رہا ہے اس میں کشمیر، نیپال، فلسطین، جیسے افغانستان میں جو کچھ ہوا ہے ایران عراق میں جو کچھ ہوا ہے کہیں کہیں جب صاحب مسلمانوں پر اتنا ظلم ہو رہا ہے تو یہ روحانی لوگ جو اللہ تعالیٰ کے دوست ہیں اور جن کی اللہ تعالیٰ سنت بھی ہیں دعائیں بھی قبول کرتے ہیں وہ ان کو بچانے کے لئے اور عالم اسلام کو تشدد و ظلم و ستم سے نجات دلانے کے لئے زیادہ سے زیادہ دعا کیوں نہیں کرتے اور وہ دعا کرتے ہیں تو اللہ تعالیٰ مسلمانوں کی مشکلات دور کیوں نہیں کرتے پھر دو سری بات انہوں نے یہ کہی کہ جو اولیاء اللہ ہیں ان کو اللہ تعالیٰ نے اپنے کلام کے ذریعہ اپنے علوم کے ذریعہ طاقت بھی عطا کی ہے جب ہم سب یہ جانتے ہیں کہ خدا کے کلام میں طاقت ہے تو یہ اولیاء اللہ حضرات یا صوفی حضرات یا روحانی حضرات اس طاقت کو استعمال کیوں نہیں کرتے سوال اپنی جگہ عام ہے لیکن اس سوال کرنے والے بھائی نے اس طرف غور نہیں کیا یہ ساری کائنات اللہ تعالیٰ کی تخلیق کردہ ہے اور کائنات کو چلانے والا یہ اچھی طرح جانتا ہے کہ کائنات کس طرح چلائی جاتی ہے دوسری یہ کہ اللہ تعالیٰ نے کچھ ضابطہ اور قاعدہ رکھے ہیں کہ اس قاعدوں اور ضابطوں پر جو لوگ پورے اثر کرتے ہیں اللہ تعالیٰ کا قانون ان کے ساتھ تعاون کرتا ہے اور جو لوگ اللہ کے بنائے ہوئے اللہ کے پیغمبروں کے بنائے ہوئے اصولوں کو توڑتے ہیں اللہ تعالیٰ کا قانون ان کے ساتھ نہیں دیتا ایسا ہی سوال میں نے ایک بار حضور قلندر بابا اولیاء سے کیا تھا تو انہوں نے یہ فرمایا اللہ تعالیٰ کا جہاں تک معاملہ ہے اللہ تعالیٰ قادر مطلق ہے ہر چیز سے معاور ہے تو اگر کسی قوم کو سزا ملتی ہے تو وہ سزا اللہ تعالیٰ نہیں دیتے اگر کسی قوم کو جزا ملتی ہے اس جزا کا بھی ایک قانون ہے وہ یہ کہ اللہ تعالیٰ نے جو قانون بنادیا ہے وہ قانون قانون ناطق ہے گھونگا برا نہیں ہے اس قانون کے مطابق افراد قومیں جب عمل کرتی ہیں تو قانون میں اگر ان کو رائیت ہوتی ہے قانون ان کو اچھا سمجھتا ہے قانون ان کو عروج کی طرف لیجاتا ہے تو قانون ان کے ساتھ تعاون کرتا ہے لیکن اگر وہی افراد اور قومیں اللہ کے بنائے ہوئے قانون کے مطابق نہیں چلتی قانون توڑتی ہے اس قانون کے خلاف ورزی کرتی ہے تو قانون انہیں سزا دیتا ہے اب اس وقت جو عالم اسلام کا حال ہے اور دوسری غیر مسلم



اقوام کا جو حال ہے اگر ہم ان کو قرآن پاک کے نقطہ نظر سے ان حالات کو دیکھیں اور مشاہدہ کریں اور غورو فکر کریں تو وہاں یہ بات سمجھ میں آتی ہے کہ مسلمان ظالمی طور پر تو اللہ کو بھی مانتا ہے اللہ کے رسول کو بھی مانتا ہے لیکن باطنی طور پر وہ نہ اللہ کو مانتا ہے نہ اللہ کے رسول کو مانتا ہے نہ اس کا قرآن پر عمل ہے ایک جھوٹ فریب اور منافقت کی زندگی ہے جو اس وقت مسلمان جو ہے وہ گزار رہا ہے اب اللہ تعالیٰ نے قرآن میں واضح الفاظ میں فرمایا ہے کہ وہ قومیں عروج پاتی ہیں جن قوموں میں اتحاد ہو تا ہے وہ قومیں ترقی کرتی ہیں جن قوموں میں ریسرج ہو تی ہے جن قوموں میں تلاش ہو تی ہے جن قوموں کے اندر تفکر ہو تا ہے وہ قومیں حاکم ہو تی ہیں جن قوموں میں علوم ہو تے ہیں وہ قومیں دنیا میں سرخرو اور برتر ہو تی ہیں جن قوموں کے دماغ ہو تے ہیں اور ان کے اوپر جمود طاری نہیں ہو تا اس کے مطابق جب ہم دیکھتے ہیں تو تفکر کا ج مسئلہ آتا ہے تو اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں فرمایا تفکر کرو اللہ کی آیات پر غور و فکر کرو اللہ تعالیٰ نے واضح طور پر ارشاد فرمایا ہے کہ قرآن ایک ایسی کتاب ہے کہ جس میں کائنات کے تسخیری فارمولیں اور کائنات کو کس طرح چلا یا جا ئے کس طرح سنبھالا جا ئے اگر قرآن پاک میں تفکر کیا جا ئے تو وہ چیزیں سامنے آجائیں گی جو تفکر کے سامنے ہم خود کو عوام کو سامنے دیکھتے ہیں تو ہماری پوزیشن یہ ہے کہ ہمارے اندر تفکر ہے ہی نہیں اور دوسری قومیں جو ہیں وہ تفکر کے علاوہ کام نہیں کرتی مثلاً موجودہ سائنس کے سائنس کی جو ترقی ہے تفکر کے علاوہ کچھ نہیں ہے دفعہ و ہاں کوئی نہ کوئی نئی چیز بن جاتی ہے اب وہاں سواری نہیں ہے لیکن وہاں تکمیل ہو تی ہے تعمیر ہو تی ہے لیکن ہر حال نئی سہ نئی چیز جو ہے عالم وجود میں آجائے ان مسلمانوں کا یہ حال ہے کہ مسلمانوں میں غور و فکر تفکر ختم ہے ہو گیا ہے قرآن لوگ پڑھتے ہیں لیکن کبھی اس طرف دھیان نہیں دیا گیا کہ اجتماعی طور پر مسلمانوں کے اندر یہ جذبہ پیدا کیا جا ئے کہ بھئی تم قرآن پڑھتے ہو تو قرآن کے اندر تفکر بھی کرو قرآن کے اندر غور و فکر بھی کرو نتیجہ اس کا یہ ہوا کہ جب مسلمان قوم کے اندر سے نتیجہ نکل گیا اور دوسری قوموں نے تفکر کیا تو وہ قوم عالم فاضل ہو گئی موجود ہو گئی اور مسلمان جا ل ہو گیا اور پیچھے رہ گیا جب قرآن پاک کی ان آیت کی طرف جب ہم سوچتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ "متحد ہو کر اللہ کی رسی کو مضبوط پکڑ لو اور آپس میں تفرک نہ ڈالو" تو یہاں بھی یہی صورت ہے کہ مسلمان کی اب پہچان ہے تفرکوں سے آپ کے جی مسلمان کون سا مسلمان ہنسی مسلمان ، شافی مسلمان ، دیوبندی مسلمان ، بریلوی مسلمان ، شیاہ مسلمان ، سنی مسلمان ، شیاہ میں اسنشری مسلمان ، بوڈی مسلمان ، آغاخان مسلمان یعنی اس میں اتنے تفرک ایک قوم کے اندر پیدا ہو گئے ہیں کہ اب مسلمان کہنے سے یہ پتا نہیں چلتا کہ کیا چیز ہے مسلمان کیا چیز؟ اور ان تفرکوں کی بنیاد پر ہی مسلمان اپنے آپ کو ہی جنتی کہتے ہیں



فرک یہ کہتا ہے میں جنتی ہوں باقی سب دوزخی ہیں تو اللہ تعالیٰ کی اس آیت کا ایسا مذاق اڑا یا گیا کہ وہ مسلمان کی پہچان ہی ختم ہو گئی ایک کتاب، ایک قرآن، ایک رسول، ایک اللہ پھر تفرک کا کیا مطلب ہو گیا اب وہ تفرک بازی آپ کے سامنے ہے اب اس تفکر کے بازی سے دوسری قوموں نے فائدہ اٹھا یا اللہ تعالیٰ کہتے ہیں "متحد ہو کر مضبوطی کے ساتھ ہو کر رہو اور تفرک نہ ڈالو ساتھ میں اللہ نہ کہہ اللہ کی مضبوطی سے پکڑ لو" تو غیر مسلموں نے اللہ کو تو بیچ سے نکال دیا لیکن ایک رسی کو بہت مضبوطی سے پکڑا ہے ابھی یہ سعودیہ اور گوٹھ کی اور اعراق کی آپ دیکھئے انتیس ملک ایک طرف اور ان انتیس ملکوں میں مسلمان ملک بھی تھے ان کے ساتھ یعنی غیر مسلموں کے ساتھ مسلمان بھی تھے اور ایک اعراق ملک تھا نتیجہ میں جو اس کا حشر کرنا تھا وہ کر دیا پہلے ایرام اعراق کو لڑا وادیا اب یہی اصل میں یہ جو لڑا نہ کامطلب ہے کہ ہمارے اندر اتحاد ہی نہیں ہے ظاہر ہے دو سری قومیں اس بات کو جانتی ہیں کہ اتحاد میں طاقت ہے وہ آج کل ڈیپ کاچکر چل گیا کل پتا نہیں کس کا چکر چل جائے گا تو مسلمان تفکر سے بھی گیا اور اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد 'متحد ہو کر اللہ کی رسی کو مضبوطی پکڑ لو اور آپس میں تفرک نہ ڈالو تو اس کی بھی مسلمان نے غلاف ورزی کی تو اس کے ساتھ ساتھ مسلمان یہ فرماتے ہیں کہ مسلمان جو سوت لیتے ہیں یا سود دیتے ہیں یا سوت کا کاروبار کرتے ہیں وہ ہمارے ساتھ حالت جنگ میں ہے اور ہمارے کھولے دشمن ہیں سارا عالم اسلام سود کے اوپر زندگی گزار رہا ہے یعنی کتنی مساک خیز بات ہے اللہ تعالیٰ کہتے ہیں ہم دشمن ہو وہ کہتے ہیں اللہ میاں کو کہتے ہیں دو ہم ان کے دشمن ہیں ہم تو نمازیں پڑھیں گے ہم تو روزے رکھیں گے، ہم تو حج کریں گے، ہم تو زکوٰۃ دیں بھئی جب اللہ تعالیٰ نے تم کو دشمن دکنیٹ کر دیا آپ کا کوئی عمل کیسے قابل قبول ہو سکتا ہے اس میں بھی آپ دیکھیں سالہ سال ہو گئے کبھی اس کا نام کمیشن رکھ دیا جاتا ہے کبھی کبھی کچھ مطلب ہے کہ قرآن کا جو واضع اور صحیح حکم ہے اس کو تمام مرتبہ احسان کے لوگ باتفاق مانتے ہیں کہ سوت لینے والی اور سود دینے والی قوم جو ہے وہ اللہ کی دشمن ہے اس میں ہمارا پہلے عمل ہو تو اسی فرض میں اللہ کا جو قانون ہے وہ آپ کا ساتھ کیسے دے گا تو اللہ میاں نہ یہ قانون بنا دیا اللہ میاں نہ یہ فرمایا کہ آگ ہم نے بنا ئی آگ کا کام ہے جلا نا اب اس کو آپ طریقہ سے استعمال کریں تو یہ آگ تمہارے لئے فائدہ مند ہو گی تمہیں کھا نا پکا کر دے گی، چائے پکا کر دے گی، تمہاری سردی دور کرے گی، لیکن اگر تم نے بے احتیاطی کے ساتھ آگ میں ہاتھ ڈال دیا تو آگ جلا ئے گی اب کوئی آدمی آگ میں ہاتھ ڈال دے اور یہ کہ صاحب اللہ میاں نہ میرا ہاتھ کیوں نہیں بچا یا اللہ تعالیٰ نے بتا جو دیا آگ جلا نہ والے چیزیں آگ میں ہاتھ ڈالو گے تو ہاتھ جل جائے گا تو یہ کہنا بھئی اولیاء اللہ کیا کر رہے ہیں اللہ کے نیک بندے کیا کر رہے ہیں یا اللہ کے نیک بندوں کی دعائیں کیوں قبول نہیں ہو رہی ہے سوال یہ ہے کہ اللہ کا بڑا سے بڑا بندہ ہو سوال



یہ کہ وہ قانون کیسے توڑ سکتا ہے جس نے اللہ کا قانون توڑ دیا اللہ کا دوست کیسے بن سکتا ہے اللہ تعالیٰ کے دشمن کے لئے کوئی بندہ کیسے دعا کر سکتا ہے اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے خود کو دیا کہ سود لینے والے سوت دینے والے میرے دشمن اللہ تعالیٰ نے فرما یا شک جو شک ہم سے دور کر تا ہے شک شیطانی عرفہ ہے شک جو شیطان کا سب سے بڑا جال ہے آپ دیکھئے قوم کا کوئی بھی فرد خواہ وہ مرد ہو، خواہ وہ عورت ہو، خواہ وہ جوان ہو، خواہ وہ بوڑھا ہو اس کے آپ تاثرات معلوم کریں اس کے قریب جائیں تو آپ کو شک کے علاوہ وہاں کچھ بھی نہیں ملے گا ہر چیز شک مثلاً ٹوٹی پھوٹی نماز بھی پڑھی اس کے بارے میں کوئی پوچھے بھئی تم نے نماز پڑھی کیا ہوا قبول ہوئی کہ نہ لگے کہ ہاں قبول ہو گئی ہماری نماز کوئی قبول ہو نہ کی ہے اس میں بھی شک ہے پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں موت اور زندگی کا مسئلہ ہے وہ یہ کہ جس طرح تم یہاں پیدا ہو گئے دو سرے عالم سے یہاں بس گئے اسی طرح یہاں سے تم یہاں جا نا ہے دوسرے عالم میں وہاں صورت حال یہ ہے کہ موت سے اتنا آدمی خوف زدہ ہے کہ اگر کسی آدمی کو یہ کہاجائے بھئی تیری قبر جو بڑی خوبصورت بنا ئیں گے تو وہ لڑ پڑے گا حالانکہ ایسی حقیقت ہے آپ کو مرنا ہے ہر حال وہ جب بھی پیدا ہو گیا اس کو مرنا ہے تو اللہ تعالیٰ اس بات کی دعوت دے رہا ہے کہ موت اور حیات دونوں ایک ہی چیز ہے جس طرح تم یہاں زندگی گزار رہے ہو تم نے یہاں اعمال اچھے کئے اگر تم نے یہاں اللہ کے قانون کے مطابق زندگی گزاری تو یہاں تمہیں سکون ملتا اسی طرح اگر تم یہاں سے زندگی اچھی لے گئے تو وہاں بھی تمہیں سکون ملے گا وبعمل مثقال... وبعمل... جو عمل یہاں کیا جا تا ہے اس کا ایک ایک ذرہ اگر خیر سے متعلق ہے بھی اللہ کے پاس ہے اور اگر یہاں شر کیا جا تا ہے تو اس کا ایک ایک ذرہ وہاں محفوظ اور تولد ہوا ہے لا کصب... کہ جو تم یہاں کمائو گے وہ تم وہاں کاٹو گے لیکن اس کے باوجود ہمیں یہ پتا ہے کہ ہم مر رہے ہیں باپ ہمارا مر گیا دادا ہمارا مر گیا ماں ہماری مر گئی رات دن ہم دیکھتے ہیں کوئی رشتہ دار مر گیا لیکن اس زندگی کے بارے میں جو واقعتاً حقیقی زندگی ہے جس زندگی میں عمر کا کوئی تعین نہیں ہے یہاں تو آدمی سو سال جی جائے گا اب تو ساٹھ ستر سال میں ہی آدمی ادھر کو ہوجاتا ہے ابھی تو پتا نہیں کتنی صدیاں آپ کو گزارنی ہیں اس کے بارے میں نہ کوئی تیاری ہے اس کے بارے میں نہ کبھی اس کے بارے میں نہ کبھی غور فکر کرتے ہیں اس زندگی کے بارے میں کبھی آپ یہاں لوگوں سے یہ تبصرہ کرتے ہیں بھئی وہاں بھی مرنا ہے وہاں کے لئے بھی کچھ کرو تیاری کرو تو جب مسلمان ہر طرح اللہ تعالیٰ کے قانون کو توڑ رہا ہے تو اللہ تعالیٰ کیسے مدد کرے گا تو یہ کہنا کہ صاحب اللہ میاں سنتا نہیں بھئی اللہ تعالیٰ کا ایک قانون ہے اس قانون کے مطابق آپ زندگی گزاریں اب آپ یہ دیکھیں جتنی لڑائی ہوئی ہے مسلمانوں میں وہ دوسرے غیر اقوام نے ہی کروائی ہے تعاون ان ہی کارہائے افغانستان میں لڑائی ہوئی وہاں بھی روس کا تعاون امریکہ کا



تعاون مطلب یہ ہے کہ وہاں لڑتے بھی اگر ہم ہیں غیر مسلم قوام کا تعاون حاصل ہو تا ہے ہماری صورت حال یہ ہے ہماری معاشی جو حالت ہے وہ بھی افسر ہے ایک زمانہ تھا کہ مسلمان ساری دنیا پر حکمران تھا اور ایک یہ زمانہ ہے کہ مسلمان کسی بھی خطہ زمین پر آزاد نہیں ہیں غیر اقوام کا محکوم ہے اور غلام ہے تو غلام قومیں جو ہیں انا اللہ یغدر... اللہ تعالیٰ نے قانون بنا دیا کہ جو قومیں خود اپنی تبدیلی نہیں چاہتی اللہ ان میں تبدیلی پیدا نہیں کرتا اب دیکھئے اللہ تعالیٰ نے یہ نہیں کہا کہ مسلمان اگر اپنی تبدیلی نہیں چاہتے تو میں تبدیلی نہیں کروں گا بالقوم... اگر قومیں اللہ کے قانون کا کچھ حصہ بھی سامنے رکھ کر اس پر عمل کرے گی ان کو اس میں کامیابی ہو گی اس لئے کہ مسلمان ہونا اور بلکہ مسلمانوں کی تو زیادہ ذمہ داری اس لئے کہ مسلمان نے اس بات کا وعدہ کیا ہے کہ وہ اللہ کو مانتا ہے مسلمان اس بات کا وعدہ کر کے وہ معید ہووے برابر اللہ سے دور ہوئے اللہ کی ناشکری کر رہا ہے اور اللہ کے خلاف ورزی کر رہا ہے تو قانون تو اس سے زیادہ ناراض ہے بھئی غیر مسلم کم از کم اللہ کو تو نہیں مانتے لیکن جب وہ تفکر کرے گا اپنا دماغ استعمال کرے گا نتیجہ میں دیکھئے پانی ، چینی ، خوشبو ، اللہ نے تینوں چیزیں بنا دی ہیں اب ہندو اگر چینی کو پانی میں گھول لے گا اور خوشبو ملا دے گا وہ بھی شربت بن جائے گا مسلمان اگر چینی کو پانی میں گھول کر خوشبو ڈال دے وہ بھی شربت بن جائے گا یہودی عیسائی کوئی بھی کافر تو یہ قانون ہے مٹی اگر آپ کھودیں گے کوئی بھی مٹی کھودیں اب زمین کے اندر معدنیات بھری پڑی ہیں اب کیا مطلب مسلمان تو زمین کھودے نہیں انہیں معدنیات کو تلاش کرے اور ایک غیر مسلم اگر زمین کھودتا ہے معدنیات کو تلاش کرتا ہے نتیجہ میں جو ہے وہ پٹرول نکال لیتا ہے ، گیس نکال لیتا ہے ، یوڈینیم نکال لیتا ہے دھاتیں نکال لیتا ہے طرح طرح کی تو آپ یہ کہہ سکتے ہیں اللہ میاں کیسا مسلمان ہے میں تو پٹرول دیا نہیں ان کو پٹرول دے دیا بھئی نا انصافی نہیں ہے وہاں زمین پر اللہ کی تمام مخلوق جو ہے مشترک زمین کی مالک ہے البتہ اگر کوئی مسلمان تک اس کو خصوصی ریاست ملتی ہے اللہ کی طرف سے وہ خصوصی ریاست تو کہہ سکتے ہیں مسلمان تو اتنا کام بھی نہیں کر رہا جتنا کافر کر رہا ہے میں تو یہ جو ادبار ہے ، یہ جو پریشانی ہے اور یہ تمام عالم میں مسلمان کی ذلت اور خواری ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ مسلمان جھوٹ بکاتے بولتے لگاتے ہیں مسلمان منافق ہو گیا زبان سے کچھ کہتا ہے اور دل میں اس کے کچھ ہے ہر چیز جو ہے اسلام کے بھی خلاف ہے ہر چیز شریعت کے بھی خلاف ہے ہر چیز جو ہے سیدنا حضور علیہم الصلوٰۃ والسلام کے بنائے ہوئے قانون کے خلاف ہے اب کچھ یہاں پاکستان میں ملاوٹ ہوتی جا رہی ہے تو کس نے کہا صاحب آپ ملاوٹ کر یعوام کی ملاوٹ کرتے ہیں کوئی کہہ رہا ہے صاحب میں نے دودھ میں ملا کر پیسہ کما لئے ، دوسرے کو بے وقوف بنادیا دوسرے نے جناب مصالح میں مٹی ملا دی وہ خوش ہو رہا ہے کہ میں نے پیسہ کما لئے تیسرا تیل میں اس نے



پتا نہیں وائٹ آئل ملا دیا پتا نہیں کیا ملا دیا تو وہ خوش ہو رہا تھا تو ہر مسلمان دوسرے مسلمان کو چند پیسوں کے لئے دھوکہ دے رہا تھا ہر مسلمان دوسرے مسلمان کو چند پیسوں کے لئے ایک طرح سے ذہر دے رہا تھا قاتل کر رہا تھا تو اس قوم پر اللہ کا قانون کیسے رحم کرے گا اسلام ایک مکمل ضابطہ حیات اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں فرمایا ان خلون... کہ مسلمان کی شان یہ ہے کہ وہ اسلام میں پورا پاک کا پورا داخل ہو جا تا آدھا ٹیٹر آدھا بیٹر نہیں مسلمان منافق نہیں ہوتا مسلمان جھوٹا نہیں ہوتا مسلمان اللہ کا دشمن نہیں ہوتا تو ایسی صورت میں جب مسلمان نے اللہ سے رشتہ ہی توڑ لیا مسلمان نے رسول اللہ کی زبانی محبت کو تو بہت زیادہ اہمیت دی لیکن جو حضور پاک کی جو زندگی ہے اس پر اس نے غور ہی نہ کیا مثلاً چند چیزیں ہیں داڑھی وہ مسلمانوں کی ایک نشانی ہے وہ گئی جب کہ داڑھی دوسرے لوگ بھی رکھتے ہیں لیکن اس قسم کا لباس پرر اسرار ہے وہ گیا لیکن رسول اللہ کی دو سری زندگی پر ہمیں عمل نہیں کرنا حضور پاک کی کبھی ناراض نہیں ہوئے حضور پاک نے کبھی کی کو سزا نہ دی، رسول اللہ نے کبھی کسی سے نفرت نہ کی، ہمارے یہاں صورت حال یہ ہے کم ہر گھر میں میاں بیوی میں نفرت ہے، والدین بچوں میں نفرت ہے، رشتہ داروں میں نفرت ہے، ہماری صورت یہ ہے کہ قوم کی پہچان ہی نہیں ہے تفکر کے میں قوم بٹ گئی ہے گروہوں کی ایک مذہب بن گیا ہے تو آپ نے یہ سوال ٹھیک کیا لیکن صورت حال یہ ہے مجھو اس وقت ہماری پوزیشن ہے بہت اچھی ہے لیکن اس وقت جو ہمارے اعمال ہیں اعمال کو دیکھا جائے تو معاد ثمود اور قوم لوط اور قوم نوح کی جو سزائیں ہیں ان کے حساب سے بہت آگے جا چکے ہیں جو انفرادی طور پر الگ الگ قوموں میں برا بھلا تھیو مسلمانوں میں اجتماعی طور پر مسلمانوں میں داخل ہو گئی ہیں تو یہ سب بھیڑیا کتا جوئیں پتا نہیں کیا چیز بن رہے تھے وہ تو رسول اللہ رحمت العالمین ہیں ہمارا ان سے ہر حال نسبت ہے واسطے ہے جیسے بھی ہے اس نسبت کی وجہ سے اس واسطے کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے ہمیں پھر بھی اتنی رہایت دے رکھی ہے ہماری صورتی انسانوں کی طرح ہے لیکن اللہ کا اپنا قانون اٹل ہے اگر مسلمانوں نے اب بھی اپنی اصلاح نہیں کی مسلمانوں نے ابھی بھی اپنی صفت بندی نہیں کی مسلمانوں نے اپنی قوم کا انتشار ختم نہیں کیا مسلمانوں نے ابھی بھی اللہ کی رسی کو مضبوطی کے ساتھ نہیں پکڑا اور تفکر بازی کو ختم نہیں کیا تو آپ نے دیکھیں مسلمان اللہ کو کوئی رشتہ دار نہیں ہے اللہ کا قانون اپنی جگہ اٹل ہے اور وہ ہے کہ رسول اللہ نے جس طرح اپنی زندگی گزاری ہے اس طرح آپ عمل کریں میدان بدر میں رسول اللہ تین سو تیرا آدمی لیکر چلے گئے کتنے تین سو تیرا آدمی لیکر چلے گئے وہ وہاں جا کر میدان میں رسول پاک نے دعا کی کہ اللہ تعالیٰ اتنے ہی آدمی لاسکتا تھا جتنے میں لے آیا اب آپ میری مدد کرو حضور پاک نے مدینہ منورہ میں یا مکہ معظمہ میں بیٹھ کر دعا نہیں کی کہ اللہ میاں تم فتح کردو پہلے رسول اللہ کی زندگی درخشاں باغ ہے پہلے



رسول اللہ ﷺ نے عمل کیا عمل کے بعد پھر رسول اللہ ﷺ نے دعا کی ہمارے یہاں صورت حال یہ ہے کہ عمل کا نہ ہا لکل ہے ہی نہیں دعا دعا ہر جگہ دعا اور اب تو یہ صورت حال ہے بھئی فلاح مولوی صاحب کو بلاؤ وہ بہت اچھی دعا کر وائے میں کیا اچھی دعا کاکیا مطلب ہوا بھئی وہ ذرا جناب کچھ گا لیا لاجہ بدل لیا کچھ یہ کہ رلیا لمبی لمبی دعا ئیں مجھے دس گیارہ سال عمر کی تو ساری باتیں یا د میں میرا خیال ہے سب ہی کو یاد ہو تی ہونگی دس بارہ سال دس سال اگر آپ لگا لیں تو میری تو چھاسٹھ سال عمر ہے ۵۴ سال سہ میں ایک ہی بات سنتا آیا ہوں ہر مسجد میں، ہر میلاد میں، ہر مذہبی ہر تقریب میں مذہبی جلسہ میں بڑے بڑے جلسہ میں یا اللہ یہودیوں کو تباہ کر دے یا اللہ یہودیوں کو بر باد کر دے ۵۶ سال میں میں نے دعا قبول ہوئی ہوئی نہیں دیکھی کیوں دعا وبول نہیں ہو تی دعا اس لئے قبول نہیں ہو تی زبانی خرچ ہے عمل نہیں ہے وہ اسرائیل تیس لاکھ کی آبادی ہے نوکروڑ کی ارب کی آبادی جناب وہ قبضہ میں نہیں آ رہے کیوں قبضہ میں نہیں آ رہے ان کے اندر اتحاد ہے ان کے اندر اپنے وطن سے اپنی زمین سے محبت ہے ہمارے اندر اپنی ذات سے محبت ہے بس یہ چاہئے ہیں کہ بہت سارا بینک بیلنس ہو جا ئے بینکوں میں پیسے بھرا رہے اچھا پیسہ بھی اپنے ملک میں نہیں رکھتے دو سروں میں رکھتے ہیں اپنے ملک میں پیسے رکھنے پر بھی اعتبار نہیں ہے ت پھر کیسے اللہ تعالیٰ ہماری مدد کرے گا بھئی اور کیوں اللہ تعالیٰ آپ کے لئے اپنا قانون توڑے آپ رسول اللہ کی زندگی کے نقش قدم پر چل کر آپ اپنی اصلاح کریں اپنی تربیت کریں اپنے اندر سے تفرک ختم کریں اللہ کی رسی کو مضبوطی کے ساتھ پکڑ لیں اللہ کین اوپر اطمینان کریں نتیجہ یہ ہو گا انشا اللہ ہماری بھی مدد ہو گی اور ہم نے سب نے کیا تو ظاہر ہے اللہ تعالیٰ واضح طور پر قرآن پاک میں فرما دیا ہے انا اللہ لا یغرو ... اختتام

خطبات

خواجہ شمس الدین عظیمی

Acad vol 97

Track 3

Time

ہم فرکوں سے نکل کر اجتماعیت میں کس طرح داخل ہوسکتے ہیں ؟

اللہ نے یہ فرمایا اللہ کی رسی کو مضبوط کے ساتھ ساتھ پکڑ لو جبکہ رسول اللہ کا یہ ارشاد ہے اسلام میں ۷۴ فرقے ہونگے کوئی ۷۲ تا ۷۴ تا ایک تو یہ رسول اللہ نے واضح طور پر یہ فرمایا ہے اگر کوئی بات میرے سے



ایسی منصوب کی جا ئے جو قرآن پاک سے ٹکراتی ہوں اور قرآن پاک سے مطا  
بقت نہ رکھتی ہوں وہ میری بات نہیں ہے تو حدیث جو ہے وہ موضوع ہوسکتی  
ہے موضوع حدیث لوگوں نہ تلاش بھی کی ہے اس کی نشاندہی بھی کی ہے  
لیکن قرآن کی آیت محکم ہو گئی وہ موضوع کبھی نہیں ہو گی اب یہ کہ  
مسلمانوں میں 74 فرقہ ہونگے یا 72 ہونگے اب کیا پتا ہے حدیث موضوع ہے  
کیسی ہے ہر حال حضور پاک کا یہ ارشاد ہے کہ اگر میری کوئی بات ایسی  
ہو جو قرآن سے ٹکرا جا ئے اور قرآن کے خلاف ہو تو وہ میری بات نہیں ہے اب  
ہو سکتا ہے بہت ساری حدیثیں جو ہیں وہودیوں نے گھر گھر سے ایسی شامل  
کی ہیں مسلمانوں کی دشمنیوں میں اس کو اگر چہاں پھا ٹک بھی کی جا ئے تو  
ہو سکتا ہے کہ وہ موضوع ہے ہم نظام مصطفیٰ کی تحریر میں مسلمانی بھا  
ئیونہ کتنی قربانیاں دی ہیں بھئی دیکھئے بات وہی ہے کہ اللہ تعالیٰ جو ہے اگر  
خلوص نیت سے کوئی کام کیا جا ئے اور اللہ تعالیٰ کے قانون کے مطابق کوئی  
کام کیا جا ئے تو اس میں دیر تو ہوتی ہے لیکن اللہ تعالیٰ اپنا قانون کبھی نہیں  
چھوڑتا اب نظام مصطفیٰ جو ہے اس کے لئے سارے کی کوشش کر رہے ہیں،  
ساری دعا بھی کر رہے ہیں لیکن خاندان ساری دنیا میں ابھی تک کہی نہیں آیا  
ظاہر ہے اس میں اس کوشش میں کوئی کمی ہوگی بات وہی ہے جب تک  
اسلام کے پیروکار اور اسلام کے بڑے دانش ور سب کے سب اکٹھے ہو کر ایک پلٹ  
فارم پر جمع نہیں ہوتے اس وقت تک اسلام نہیں آتا ورنہ تو یہ کہہ جا جی یہ  
ان کا اسلام ہے دیوبندی کا اسلام ہے، وہ بریلوی کا اسلام ہے، وہ اہل حدیث  
کا اسلام ہے، وہ فلاح کا اسلام ہے، وہ فلاح کا اسلام ہے بات وہی ہے وتحصمو  
بحبل... میں تو بار بار بڑے بڑے اجتماعت میں بھی یہ بات میں نے کہی ہے اپنے  
علماء سے، اپنے دانش واران سے، اپنے مشاہق سے کہ بھائی اس وقت ضرورت  
اس بات کی ہے کہ سارے مسلمانوں کو ایک پلٹ فارم پر جمع کیا جا ئے اور اللہ  
کی جو آیت ہے "اللہ کی رسی کو متحد ہو کر مضبوطی کے ساتھ پکڑ لو اور آپس  
میں تفرق نہ ڈالو" تب ہی ہم کامیاب ہوسکتے ہیں ٹکڑومیں بنی ہوئی قوم  
کبھی کامیاب نہیں ہو سکتی وہ میں نے ایک جگہ پڑھا تھا حضرت ایوب علیہ  
السلام پیغمبر تھے ان کے جسم میں کیڑے ویڑے پڑ گئے تھے تو ان کی بیگم صاحبہ  
کہی گئی تھی تو ان کو غصہ وصلہ آیا تو انہوں نے کہا اگر جب وہ آئے گی تو میں  
اسے اتنی لکڑیاں ما روں گا کہ وہ چالیس کہتا ہے، کوئی بیس کہتا ہے، کوئی  
دس کہتا ہے، کوئی سو کہتا ہے ہر حال جب وہ آئی تو انہوں نے جناب وہ کہہ  
کہ بھئی کہہاں گئی تو تو پتا چلا کہ وہ ان کی تکلیف کے ماداو کے تلاش میں  
گئی ہوئی تھی تو بڑے وہ ہوئے کہ صاحب مینہ بڑی بری بات کہی خاما خیاں  
اپنی بیوی سے بد تن ہوا اور قسم کھا لی پھر وہ کہتا ہے میں اللہ تعالیٰ نے عطا کیا  
مجھے اگر وہ سوتنک کہ ایک جگہ جمع کر کیاس کو با ندھ کر ایک دفعہ مارو تو  
دیکھئے ایک تنک سے تو آپ کسی کو ماریں اس کو چوٹ ہے نہ پیلگتی لیکن وہی  
معلوماتی تنک آپ ذرا سا اشارہ کریں ٹوٹ جا ئے لیکن وہی سو تنکوں کو با



نده لیں آپ کا نظام مسلمانوں کے اوپر فرض ہے ڈیوٹی ہے سب کے اوپر اس میں ہے نہیں عوام خواص کچھ نہیں ہے سارے اللہ کے بندے سارے مسلمان مسلمان ہیں کے آپس میں محبت پیدا ہو، آپس میں اخوت پیدا ہو، اب حضور پاک نے فرمایا قل مومن ... سب مومن بھائی بھائی ہیں اب حضور کی جتنی بھائی بھائی ہیں سب، مومن ہیں سب بھائی بھائی ہیں ہماری صورت ہے کے ہم آپس میں لڑ رہے ہیں کسی کو نصری، منافقت، حسد، تما، لالچ بغاوت پتا نہیں کیا کیا دنیا بھر کی جو چیزیں ہیں استعمال کر رہے ہیں اگر آپ کو اللہ کے مذہب پر چلنا ہے، اگر آپ کو ترقی کرنی ہے، اگر آپ کو اس حکومت سے نکلنا ہے حاکم بننا ہے جس طرح ہمارے اسلاف ساری دنیا میں حاکم تھے تو اس کا واحد ذریعہ ہے کہ تمام عالمین اسلام ایک پلیٹ فارم کی طرف کھڑے ہو جائیں اللہ کی آیت پر وتحصمو ... اکھٹا ہو جائیں ایک عرب مسلمان ہے ایک عرب اور ایک ارب مسلمانوں کا جو مذہب ہے اسلام اور اس مذہب کا جو لایا عمل ہے اس میں آپ کو انفرادیت کے نظر سے نہیں آئے گی پانچ وقت نماز اجتماعی حیثیت ہے، جمعہ کی نماز اجتماعی حیثیت ہے، عیدین کی نماز اجتماعی حیثیت ہے، روزے سحر افطار اجتماعی حیثیت ہے، حج اجتماعی حیثیت ہے تو غیر مسلم اقوام نے اس بات کو سمجھ لیا کہ مسلمانوں کا جو مذہب ہے وہ ہے اجتماعی عیت عیت اگر اس اجتماعی عیت کو نہیں توڑ دیا گیا تو مسلمان پوری دنیا پر چھا جائیں اور ہمیں کھا جائیں گاتو انہوں نے سازشیں کریں انہوں نے اپنے دماغ استعمال کر کے، انہوں نے اپنا پیسہ استعمال کر کے، یہ کو شش کی ہمیشہ سے کر رہے ہیں ہمیشہ سے کر رہے ہیں حضور پاک کے زمانہ سے ہی کر رہے ہیں اور آج بھی کر رہے ہیں اور کر رہے گئے کہ مسلمان میں کسی صورت سے اتحاد اور اتفاق پیدا نہ ہو اگر مسلمان کے اندر اتحاد اور اتفاق پیدا ہو گیا تو دنیا میں اس کے علاوہ کسی کی حکومت نہیں ہو سکتی اس لئے کہ مسلمان کی تو ساری زندگی فوجی زندگی ہے امام نے اللہ و اکبر کے دیا سب نے ہاتھ باندھ لئے جب امام نے اللہ و اکبر کے کر دیا سب جھک گئے، امام نے اسلام و علیکم کے دیا سب نے گردنیں گھوم لیں فوجی اسپید ہے فوجی اسپید کا اس قوم کو کوئی فائدہ نہیں ہو رہا ہے کہ ہمارے اندر تفرقہ پڑ گئے ہیں اور ہم قرآن پاک کی آیت کے خلاف ورزی کر رہے ہیں کیوں کہ اللہ کی آیت کے خلاف ورزی ہو رہی ہے اس لئے اللہ کا بنایا ہوا قانون ہم سے ناراض ہے اور اللہ کا قانون جب ناراض ہو جائے گا تو ظاہر ہے اس قوم کو کیسے فلاح اور بہبود ملے گی ضروری ہے کہ اللہ کے بنائے ہوئے قانون پر عمل کیا جائے رسول اللہ کی سیرت پاک کو بار بار پڑھا جائے وہ حضور پاک کی زندگی کے ہر شعبہ کو غور و فکر کیا جائے تو وہاں آپ کو سوائے اس کے کچھ بھی نہیں ملے گا محبت، محبت، محبت اپنے بھائی سے محبت کرو، اپنے پڑوس سے محبت حضور پاک نے یہاں پر فرمایا کہ اگر تم کسی کی حیثیت سے ملک میں داخل ہو جاؤ تو بچوں کو خوش رکھو، بوڑھوں کو خوش رکھو، معزروں کو خوش رکھو، بیماروں کو



خوش رکھو انتہاء یہ ہے کہ وہ اتنی بڑی ذات اقدس رسول اللہ جس کے لئے ساری کائنات اللہ نے بنا ئی جس کو اللہ تعالیٰ نے رحمت العالمین بنا کر اس دنیا میں بھیجا اس سے ہماری نسبت ہے لیکن جب ہم رسول اللہ کی نسبت کو اور اپنا محاسبہ کرتے ہیں یقین کیجئے میں تو اپنی بات کہتا ہوں مجھے تو بڑی ندامت اور شرم آتی ہے کہ ہم رسول اللہ کے گستاخ ہیں ان سے جب اپنے نسبت قرار دیتے ہیں تو وہ بھی گستاخ ہے اس لئے کہ ہم جھوٹ بول رہے ہیں چونکہ اللہ تعالیٰ رب العالمین ہے وہ سب کو سنبھالتا ہے اس میں چاہے کافر ہو، چاہے مشرک ہو چاہے فاسق ہو اب حضور پاک رحمت العالمین ہیں تو رحمت العالمین ہو نہ کی حیثیت سے وہ بھی سب تقسیم کرتے ہیں وسائل وہ بھی سب کو تقسیم کرتے ہیں کافروں کو بھی تقسیم کرتے ہیں، اللہ کو جو نہیں مانتے انہیں بھی تقسیم کرتے ہیں اب چونکہ ہم ان کے نام لیا ہے اس پر حال نسبت ہمیں حاصل ہے تو یہ بہت بڑی سعادت ہے اس میں ہم یہ تھوڑے بہت نظر آ رہے ہیں وہ حضور پاک کے رحمت العالمین ہو نہ کی وجہ سے زندگی گزار رہے ہیں لیکن ہمیں یہ ضرور سوچنا چاہئے کہ کی ایسا تو نہیں ہے جب ہم حضور پاک سے جب اپنی نسبت قائم کرتے ہیں ہم سے کوئی گستاخی تو نہیں پورے میرا تو خیال ہے جب بھی کوئی بھی مسلمان جب پانے گربان میں منہ ڈال کر دیکھے گا اس کو یہی جواب ملے گا رسول اللہ کی نسبت ایک گستاخانہ عمل ہے اب یہ ہے کہ حضور پاک رحمت العالمین ہیں اللہ تعالیٰ کے محبوب ہے اس سے ہمیں یہ ریایت مل رہی ہے لیکن چونکہ ہمیں رسول اللہ کی نسبت حاصل ہے اگر ہم تھوڑی سی بھی کوشش کریں جدوجہد کریں تو ہمیں وہ مل جائے گی مثلاً وہ جو لوگ بیس سال میں کہی پہنچیں گے ہم بیس گھنٹوں میں وہاں پہنچ جائیں گے اس لئے کہ ہماری بنیاد مضبوط ہے اس لئے کہ ہمارے پیچھے تعاون ہے، اللہ کا اللہ کے رسول، اللہ کا، اللہ کے قانون کا اور اللہ کی کتاب کا لیکن جب ہم قرآن کی ہی خلاف ورزی کرنے لگیں تو قانون کیا ہے تو ایک بار حضور قلندر بابا اولیاء ایک دفعہ کچھ پریشان سے بیٹھے تھے میں نے پوچھا حضور کیا بات تو انہوں نے کہہ بیٹھی کیا پتا اب حال یہ ہو گیا ہے کہ جو حضور پاک سے قریب لوگ ہیں مثلاً بڑے پیر صاحب کا بھی نام لیا اب کسی کی یہ جرات نہیں ہے تو ہی حضور پاک کے دربار اقدس میں حاضر ہو کر مسلمانوں کی سفارش کریں لوگ ڈرتے ہیں خوف زدہ ہو تے ہیں کہ ایسا نہ ہو حضور پاک ناگواری کے عالم میں کوئی ایسی بات فرما دیں کہ اللہ کو نا پسند ہو تو واقعہ آپ غور کریں تو یہی صورت ہے تو مسلمان نہ تو منافق ہوتا ہے نہ مسلمان جھوٹا ہوتا ہے مسلمان تو ایک سچا واحد ہوتا ہے یہاں صورت حال یہ ہے کہ کسی کے بارے میں آپ یہ کہہ سکتے ہیں تو مسلمان کو یہ کہنا نہیں چاہئے لیکن اعتماد کریں گے جس پر بھی اعتماد کریں گے میرا خیال ہے سو میسے نانو تو آپ کو دھوکہ دے دیں گے تو ایسی صورت میں ہم کیسے اللہ کا شکر کر سکتے ہیں کہ اللہ کا قانون ہماری مدد کریں اللہ تعالیٰ ہمیں تو فیک



عطا فرمائے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کی نقش قدم پر صحیح معنوں میں چلیں اور ہمارے اندر جو اسوۂ حسنہ ﷺ جو ﷺ موجود ہے اسلاف سے ہمارے اندر منتقل نہیں ہو رہا ہے جو مدہم پڑ گئے ہیں وہ گہرے ہو جائیں ابھر جائیں روشنی پیدا ہو وہ سائل ہو جائے اور یہ بڑی مشکل بات ہے صرف یہ طے کرنا ہے کہ بھئی آج سے ہم ہمارا ہر مسلمان بھائی بھائی میں یہ حق نہیں پہنچتا کہ کسی کو فرما دیا گیا پتا اس کا اللہ کا کیا معاملہ ہے اب آدمی اپنی اصلاح کرے یا اس سورت حال ہے کہ ہر آدمی اپنی طرف دیکھتا ہے دو سرے کی اصلاح کی کوشش میں پڑا ہوا ہے ہر آدمی دو سرے کو دیکھ رہا ہے تو جھوٹ نہ بول اور خود جھوٹ بول رہا ہے، ہر آدمی دوسرے کو بول رہا ہے دیکھتے ہیں اندر حسد کتنا ہے یہ ختم کر دے لیکن وہ کبھی یہ سوچتا ہے نہ پیمبرؐ اندر حسد کتنا ہو سکتا ہے پھر میں ختم کروں تو پھر اس کے اوپر اثر ہو گا بڑا مشہور واقعہ ہے حضرت عمر کی خدمت میں ایک خاتون آئی تو انہوں نے کہا یا امیر المومنین یہ بچہ کڑے زیادہ کھا تا ہے اور میرے معاشی حالت ایسے نہیں کہ میں اس کو کڑے کھلا سکوں حضرت امیر المومنین نے کہا بھئی کل آنا کل یا پر سو جب آنا خیر ہے چلی گئی پھر آئی وہ اتنا وقت گزر گیا تھا اور حضرت عمر نے اس کے سر پر ہاتھ رکھا اور اب کہ بچہ کو بیٹا کڑے زیادہ مت کھا یا کرو تمہاری اماں جی سپوٹ نہیں کر سکتی وہ چلی گئی تو وہاں جو لوگ موجود تھے انہوں نے کہا صاحب جی یہ بات تو آپ اس وقت بھی کہہ سکتے تھے تو انہوں نے فرمایا نہیں بات یہ ہے میں خود کڑے شوق سے کھا تا ہوں میں نہ پلا کڑے چھوڑا پھر میں نے اس کو نصیحت کی اب بچہ چھوڑ دے گا اب یہ صورت حال ہماری بھی ہے کہ کسی کو اگر نصیحت کر تے ہیں تو نصیحت کر نہ سہ پلا خود اپنے اندر جہا نکلیں کہ بٹی یہ جو ہم نصیحت کر رہے ہیں ایسا تو نہیں کہ ہم بھی اس کی مرتقیب ہو رہے ہوں ایک دفعہ دو دفعہ بیس دفعہ جب ہم اپنے اندر جہا نکلیں گے اور ہماری غلطی ہمارے سامنے آئے گی ظاہر ہے کہ ہم اسے چھوڑنے کی بھی کوشش کریں گے ابھی تو صورت حال یہ ہے غلطی سامنے ہی نہیں آ رہی اس لئے کہ ہم اپنی غلطی کو تلاش ہی نہیں کر رہے کوئی بندہ اپنا محاسبہ ہی نہیں کرتا ایک تو یہ اپنا محاسبہ ضرور کرنا چاہئے کہ ہاں کھڑے ہیں کس طرح کھڑے ہیں اور کس طرح ہم اپنی اصلاح کریں اور سب سے بڑی بات تو یہ ہے اپنی گھر کیا اصلاح ہوئی چاہئے کہ ہم باہر اصلاح کرتے ہیں گھر جی وہ ایسا ہو تا ہے شوہر آیا جیسے بھیڑیا آگیا اور باہر جب جائے گا تو وہ اتنا اخلاق ہو گا ساری دنیا اس کی تعریف کرے گی ظاہر ہے سب بچے یہ کہ گے ابا کیا ابا یا منافق ہے باہر جاتا ہے تو جناب بک جاتا ہے جھک جاتا ہے جھک کر ملتا ہے بھاگا بھاگا چلا جاتا ہے اس کے کام کے لئے اور گھر میں آتا ہے تو سوائے غصہ کے سوائے نفرت کے سوائے دھمکانے کے کوئی کام نہیں کرتے اور بچہ بھی منافق ہو تے ہیں میں نے دیکھا ہے جن گھروں میماں باپ کے اندر محبت ہو تی ہے ان گھروں میں بچوں میں بڑی محبت ہو تی ہے، مینہ یہ بھی



دیکھا۔ جن گھروں میں والدین اونچی آواز سے بولتے ہیں ان کے گھروں میں بچے بھی چنختے ہیں، اور جن گھروں میں والدین آہستہ نرم راوی سے گفتگو کرتے ہیں اس گھر کے بچے بھی آہستہ بات کرتے ہیں اور ان کے اندر بڑا اخلاق و تواضع ہے تو پہلی بات تو یہ ہے کہ ہمارے گھر سے اصلاح کرنے سب سے پہلے اللہ کی رسی کو گھر میں پکڑیں ابھی تو صورت حال یہ ہے کہ ہم قوم کی باتیں کر رہے ہیں پہلے اپنے گھر میں تو ذہن کے مانگی پیدا کرومیا بیوی ہیں میاں کو ذہن الگ ہے بیوی کا ذہن الگ ہے بچوں کا ذہن الگ ہے بھائی کا ذہن الگ ہے والدین کا ذہن الگ ہے کئی کئی گھروں میں تو لڑائیاں ہوتی ہیں وہ صاحب بیوی دیوبندی ہیں تو میاں بریلوی ہے، میاں دیوبندی ہیں تو بیوی بریلوی ہے آپس میں لڑ رہے ہیں اس نے کہا صاحب میں نے تو نیاز کر وائی ہے انہوں نے کہا کیا نیاز نہیں کرو گی ایک لڑائی ایک ہنگامہ ہو گیا تو کیسے ہم اس سے نکل سکتے ہیں کہ وہ بیوی ہو، میاں ہو، بچے ہو گھر کے ہوں سب سے پہلے یہ طے کریں گے پہلے ہمیں اپنے گھر کی اصلاح کرنی ہے اپنے گھر میں پیا راور محبت کے بیج اگانا ہے اپنے گھر میں اخوت اور محبت کا درخت اگانا ہے آہستہ آہستہ ایک گھر دو گھر دس گھر بیس گھر جیسے حضور پاک کے فرمان میں سارے ہی مشرک تھے لیکن رسول اللہ نے آہستہ آہستہ دو چار دس بیس پچھلے ہو گئے دیکھئے ان کے پاس وسائل بھی نہیں تھے وہ ساری دنیا کے حکمران تھے تاریخ میں اتحاد تھے، ان کی حکومت میں بھائی چا را تھا اللہ تعالیٰ ہم سب کو تو فیک عطا فرمائے کہ ہم اللہ کی رسی کو متحد ہو کر مضبوطی کے ساتھ پکڑ لیں اور رسول اللہ کے نقش قدم پر چل کر اللہ کے قانون کا تعاون کریں اختتام